CS (Main) Exam : 2014

C-DRN-N-WSEC

URDU

(Compulsory)

Time Allowed : Three Hours | *Maximum Marks : 300*

QUESTION PAPER SPECIFIC INSTRUCTIONS

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

All questions are to be attempted.

The number of marks carried by a question is indicated against it.

Answers must be written in **URDU (Persian script)** unless otherwise directed in the question.

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to and if answered in much longer or shorter than the prescribed length, marks may be deducted.

Any page or portion of the page left blank in the answer book must be clearly struck off.

Q.1- مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تقریباً 600 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے۔ 100

Q.1-(a) سیاست میں عورتوں کا رول

Q.1-(b) کیا چینی اقتصادیات کی ترقی سے ہندوستان کو خوفزدہ ہونا چاہیے؟

Q.1-(c) ہندوستانی معاشرہ میں طلاق کی اشد قبولیت

Q.1-(d) کیا سخت قوانین کے ذریعہ اخلاقیات کا نفاذ ہوسکتا ہے؟

Q.2- مندرجہ ذیل متن کو بخوبی پڑھیں اور اسی پر مبنی حسب ذیل سوالات کے صحیح، جامع اور اجمالی جواب لکھیے۔ 12×5=60

عالم گیری سطح پر انسانی مہاجرت کے آغاز کا سلسلہ صدیوں پہلے جب انسان نے جماعتی انداز میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی سمت مختلف وجوہات کے سبب مثلاً چراگاہوں یا زرعی اراضی کی تلاش یا ظلم واستبداد سے گریز، دینی اعتقادات کے اظہار وآزادی یا ہوس سیر وتماشا پر گامزن ہونے سے شروع ہوا۔ سفری سامان کے طور پر مہاجرین اپنے ہمراہ اپنی ثقافتی ملکیت بھی لے گئے اور سر راہ اور پھر نئی بستیوں میں اس کی اشاعت اور تشہیر میں کوشاں رہے۔ دوران ہجرت یہ دوسرے اقوام سے خواہ جنگ، تجارت یا ازدواجی روابط یا باہمی مشترکہ سرگرمیوں میں

مشغول ہونے کے سبب روبرو ہوئے۔ اول اول تازہ کی صورت، پس امن و امان کا سایہ اور پھر ہنر اور صنعت کا پھلنا پھولنا وجود پذیر ہوتا ہے۔ باہمی لین دین نئے رشتوں کے قائم کرنے میں کڑی بنتے ہیں۔ بغیر کسی ایک خاص ثقافت کی بالا دستی اور آزاد کھلے ماحول میں ہر جماعت مختلف الاجزائی معاشرہ میں رو بترقی ہوئی۔ نتیجتاً اہل منگولیہ الاسکا تک عبور کر گئے، انگلو سکسین اقوام انگلستان، تو حضرت موسیٰ اپنے منتخب اصحاب کے ہمراہ منزل موعود کنعان کی سرزمین میں جا پہنچے۔ اسی نہج پر شاید کولمبس نے یورپی اقوام کی راہنمائی عالمی جستجوئی کی جرأتمندانہ مہم پر کی۔ اور اسی سے نوآبادیات دیگر ممالک کی فتح یابی کا ذریعہ بنا جس سے فاتح اقوام مفتوحین کی ثقافت اور تہذیب پر غالب و مسلط ہو گئے۔ آج ایک ملک سے دوسرے ملک میں کثیر ہجرت کا سب سے قوی ذریعہ تجارت اور کاروبار ہے۔ یہ تمام مثالیں ثقافتی امتزاج کی علامتیں ہیں۔ موروثی جبلت اور ماضی کی حسرت ناک یادیں ہر جماعت میں ایک وقت تک بچی رہتی ہیں مگر ایک یا دو نسلی امتزاج کے بعد پرانے رشتوں کے نقوش پا بھی بہ مشکل نظر آتے ہیں۔ شاید ایک صدی کے بعد، عالمی آبادی کے لیے اپنی علاقائی تعلق اور ہم رشتگی کو محفوظ رکھنا اور حتمی پیشین گوئی کرنا ناممکنات میں سے ہوگا۔

آپ جہاں رہتے ہیں وہی آپ کا اصلی وطن ہے اور اسی علاقہ کی ماحولیات کے آپ عادی ہو جاتے ہیں۔ وہی علاقہ عالمی وسعت کا حصہ بن جاتا ہے اور اس نئی دنیا میں شاذونادر ہی ایسی چیزیں نظر آئیں جو پرانی شناخت کو بچا کر رکھ پائیں۔ سب جگہ اس تقسیم کاری سے سارا نظام الٹ پلٹ جاتا ہے۔ ہمیشہ آگے بڑھنے کی خواہشمند اتصالی نسلیں گمشدہ شناخت کی جذباتیت کو دل سے لگائے رکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ علاحدگی میں کوئی آدمی یا عورت اور نہ ہی کوئی کلچر دیر پا رہ سکتا ہے، مرکز گریز یا مرکز جوئی طاقتیں عارضی طور پر ہی عمل پذیر ہوتی ہیں۔ بے شمار نسلیں ہر شخص کے واحد فرد ہونے اور اپنے دین و ایمان میں محفوظ عبادت گویا بیرونی تاثیر پذیری سے مستثنیٰ، مگر ہم جانتے ہیں کہ وہ کس قدر جذباتی، ضرر پذیر، غیر محکم، بلا طلب جواب دہی کے لیے ہیجان زدہ، آزاد مگر پھر بھی

محتاج ہے۔ اس کی جین اور اس کا ڈی۔این ،اے اور آر۔این۔ اے ماقبل ہی مربوط برقی دوروں کی اتصالی صورت کی مانند رشتہ یادداشت کی ہر رگ سے جس کے سبب وہ ماضی کے ہر سانحہ کا چشم دید شاہد ہے منسلک ہے۔ انسانی جسم، ذہن اور فرد واحد کا نفس نفیس دوسروں کے سوچنے اور کہنے سے متاثر ہوتا ہے۔ لاعلمی، خوف، خوف نفرت اور نفرت خود اعتمادی کی بربادی اور پھر زوال و مرگ کا منظر رونما ہوتا ہے۔ ماضی کے مختلف ادوار میں کئی پرانے کلچر اسی قسم کے زوال کا شکار ہوئے۔ اپنی مداومت کے لیے دوسرے کو، خواہ وہ جنہی ہی ہو، اپنے میں جذب کرنا لازم ہے۔

Q. 2-(a) مہاجرین کا اول اول نئی بستیوں کے باشندوں سے تعامل کس طرح صورت پذیر ہوتا ہے؟ 12

Q. 2-(b) ازمنۂ قدیم میں انسانی مہاجرت کے اسباب کیا تھے؟ زمانۂ حال کے وجوہات ہجرت ان سے مختلف کیوں اور کس طرح سے ہیں؟ 12

Q. 2-(c) ثقافتی امتزاج و اختلاط کس طرح صورت پذیر ہوا ہوگا؟ 12

Q. 2-(d) قدیم ثقافتیں کیسے نیست و نابود ہوئی ہوں گی؟ 12

Q. 2-(e) مولف کا یہ قول کہ کسی بھی ثقافت کا علاحدگی میں زندہ رہنا ممکن نہیں کا کیا سبب ہو سکتا ہے؟ 12

Q. 3- مندرجہ ذیل کی تلخیص تقریباً ایک تہائی حصہ میں لکھیے۔ کوئی عنوان پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ 60

جب بھی ہم کسی نوکری کے لیے درخواست دیتے ہیں تو اپنا ریزیوم جس میں اکثر اپنے تجربات سے حاصل اچھی چیزوں، ذاتی تعلیمی تفصیل اور پیشہ و تجربہ سے متعلق اطلاعات لکھتے ہیں۔

اکثر لوگ اپنی تمام دشواریوں کو پردہ میں اور کامیابیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ جس کے پڑھنے سے کسی بھی آجر کو یہی لگتا ہے کہ راقم الحروف کے مطابق اس سے عظیم شخصیت اس کرۂ ارض پر شاید رہی ہی نہیں۔ نوکری حاصل کرنے کی غرض سے ہم حتی الامکان اپنے آپ کو بہترین ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

اس ضمن میں کھیل کے میدان کا ایک دلچسپ حقیقی واقعہ ہے۔ ایک یونیورسٹی کی فٹ بال ٹیم میدان میں کھیلنے سے قبل تیاری کے لیے دوڑا کرتی تھی۔ کھلاڑیوں میں سے ایک لائن مین تھا۔ ٹیم میں اس جسیم لائن مین کا شمار بہت ہی تیز رو کھلاڑی کے طور پر ہوتا تھا۔ ایک روز وہ اپنے کوچ کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا وہ تیز رفتار بیک کھلاڑیوں کے ہمراہ اسپرینٹ دوڑ پر جا سکتا ہے؟ کوچ نے اجازت دے دی۔ یہ لائن مین ہر روز دوڑ پر جاتے مگر سب سے پیچھے آتے۔ روز بروز وہ بہت ہی تیز رفتار دوڑنے والے کھلاڑیوں کے ساتھ دوڑتا مگر ہر روز ہار جاتا۔ ان سے امید بھی نہیں کی جاتی تھی چونکہ لائن مین کو عموماً تیز دوڑنے کی چنداں ضرورت نہیں پڑتی۔

ایک روز کوچ نے جو اس کھلاڑی کے روزانہ ہارنے والی کیفیت کے بارے میں سوچ رہا تھا اول اپنے آپ سے پوچھا۔ یہ کیوں ان بہترین کھلاڑیوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا ہے جو دوڑنے میں سب سے آگے ہیں اور یہ مسلسل پیچھے رہ جاتا ہے جب کہ یہ دوسرے لائن مین کھلاڑیوں کے ساتھ دوڑ کر اول آ سکتا ہے؟ کوچ نے پھر اس لائن مین کھلاڑی سے پوچھا: جب تم دوسرے لائن مین ساتھیوں کے ساتھ دوڑ سکتے ہو جہاں تم ہاروگے بھی نہیں تو پھر کیوں ان بیک مین کے ساتھ دوڑتے ہو؟ اس لائن مین نے جواب دیا: حضور میں ان لائن مین کھلاڑیوں کو شکست دینے کے لیے یہاں نہیں دوڑ رہا، میں جانتا ہوں کہ میں انہیں ہرا سکتا ہوں مگر میں یہاں تیز رفتار دوڑ سیکھنے کے لیے آیا ہوں۔ اگر آپ نے غور سے ملاحظہ فرمایا ہو تو دیکھا ہوگا کہ میرا فاصلۂ ہار روز بروز ان بیک کھلاڑیوں سے کم ہوتا جا رہا ہے۔ اس کھلاڑی کا یہ جواب سن کر کوچ حیران و مات زدہ رہ گیا۔

اس واقعہ میں ہماری قلبی ترقی کا راز نہاں ہے۔ دنیاوی کاموں میں ہم چاہتے ہیں کہ سب سے زیادہ نظر آئیں۔ لیکن قلبی امور میں ہم اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی نہیں پوشیدہ نہیں رکھ پاتے۔ ہماری ترقی اس کے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ ہماری پرخلوص کوشش ہی خداوندی رحمت کی حصولیابی کی اساس ہے جس کے سبب ہمیں قلبی ترقی نصیب ہوتی ہے۔ خالق حقیقی سے ہم اپنی قلبی کامیابیاں اور ناکامیاں چھپا نہیں سکتے۔ اس کھلاڑی کو یہ احساس قلبی تھا کہ وہ گذشتہ کامیابیوں کے بھروسے اچھا مستقبل قائم نہیں رکھ سکتا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اپنی ذاتی ترقی صرف خود کو چیلنج دے کر ہی کر سکتا ہے۔ دوڑ میں اپنی کمزوری کا احساس ہوتے ہی اس نے اپنے سے بہتر دوڑنے والوں کی زد میں اپنے کو لا کھڑا کیا وہ دوڑ میں ترقی کرنے کا شدید خواہشمند تھا اسے اپنی اس کمزوری میں اصلاح درکار تھی نہ کہ تعریف یا شاباشی۔

وہ فٹ بال کھلاڑی دوسرے دوڑنے والے کھلاڑیوں کو ملاحظہ کر اپنی استعداد کو اصلاح و ترقی دینے کا ارادہ کر چکا تھا۔ ان بیک کھلاڑیوں سے حاصل ہار اسے سبق سکھا چکی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔ ہر روز محنت کر وہ اس ہار کے فاصلہ کو کم کرتا گیا۔ ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ اگر ہم محنت کریں تو ہماری ناکامیاں گذشتہ روز کے مقابلہ ہر آنے والے روز کم ہو سکتی ہیں۔ ایک وقت آتا ہے جب مسلسل ذاتی ترقی اور اصلاح کے سبب ناکامی کا عدد صفر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ہم اپنی کمزوریاں اور ناکامیاں اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتے چونکہ اسے ہی سب نظر آتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنی ناکامیوں کو دور کرنے کی خاطر ایمانداری سے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ جب ہمیں اپنی خامیوں کا ایماندارانہ سعی و کوشش سے تشخیص کرتا دیکھتا ہے چاہے ہمیں اس ضمن دشواری پیش آ رہی ہو تو خالق مطلق ہمیں اپنی برکتوں اور سعادتوں سے نوازتا ہے۔ پس اس جدو جہد میں ہمیں مدد ربانی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مدد فرماتا ہے تاکہ ہم اپنی ترقی اور اصلاح کے ذریعہ خامیوں اور ناکامیوں پر غالب ہو کر انہیں برطرف کریں۔

(600 Words)

Q. 4- مندرجہ ذیل اقتباس کا اردو میں ترجمہ کریں۔

20

Most people involved in the film production industry know that there is a constant evolution. The change is in the way movies are made, discovered, marketed, distributed, shown, and seen. Following independence in 1947, the 1950s and 60s are regarded as the 'Golden Age' of Indian cinema in terms of films, stars, music and lyrics. The genre was loosely defined, the most popular being 'socials', films which addressed the social problems of citizens in the newly developing state. In the mid-1960s, camera technology revolutionized the documentary method by enabling the synchronized recording of image and sound. Today, CINEMA 4D users are free to create scenes without worrying about the size of objects or how many objects are in the scene, shaded settings, texture size, multipass-rendering or eye-catching particle systems.

Until the 1960s, film-making companies, many of whom owned studios, dominated the film industry. Artistes and technicians were either their employees or were contracted on a long-term basis. Since the 1960s, however, most performers went the freelance way, resulting in the star system and huge escalations in film production costs. Financing deals in the industry also started becoming murkier and murkier, since then. According to estimates, the Indian film industry has an annual turnover of Rs. 60 billion. It employs more than 6 million people, most of whom are contract workers as opposed to regular employees. In the late 1990s, it was recognized as an industry.

More money impacted the perception, visual representation, and definitions of reality. Like any other media of mass communication, the themes are relevant to their times.

Thus, filmmaking became more expensive and riskier. As opposed to the time of the Gemini studios, when only 5 percent of a movie was shot outdoor, filmmakers often select overseas locations in order to create greater realism, manage costs more efficiently or source people and props. Filmmakers spend considerable time scouting for the perfect location.

Q. 5- مندرجہ ذیل کا ترجمہ انگریزی میں کیجیے۔

20

لوگوں کی ذاتی استعداد یا خوبی میں مشمول مزاح، مثلاً یا کیفیت خاص سے انسان میں محظوظ و لطف اندوز ہونے کی خیال انگیزی رونما ہوتی ہے۔ دراصل مزاح میں خوش کرنے یا انسانی ذریعہ ابلاغ جس سے ہنسنے ہنسانے اور اس قسم کے احساس کو محرک کرنے کی ماہیت شامل ہے۔

تنقید امر ہے کسی کارکردگی کی منصفانہ تفسیر اور متعلقہ اطلاعات کے بارے میں آگاہی دینا۔ مثبت تنقید ایک قسم کا اصلاحی حربہ کسی شخص کے کردار میں موجود خامی کی اصلاح کے لیے مگر بغیر حاکمانہ رویہ اختیار کیے ہوئے اس امر کی کامیاب حصولی عموماً مصلحت اندیشی کے ذریعہ ہی عمل پذیر ہوتی ہے تاکہ معاشرے کے نقطہ نگاہ سے نادرست کام کرنے والے کی اصلاح کی جا سکے۔ تعمیری تنقید، رفاہی اور صلحی ذریعہ سے اصلاح خاص کی خاطر ہوتی ہے برخلاف کسی بھی قسم کے فرد مخصوص کی بےعزتی یا حاکمانہ رویہ سے پیش آنے کے۔

ناقد کا ایک حربہ ہجو ہے۔ اس میں اکثر ظرافت اور تضحیک کا غلبہ رہتا ہے۔ ہجو کا مقصد اساساً مزاح نہیں بلکہ کسی واقعہ، فرد واحد یا جماعت خاص کی طبعی انداز میں تنقید ہوتی ہے۔ ادبی اصطلاح میں ہجو کے معنی بہت مخصوص ہیں۔ عموماً اس کا منظور خاص ایک فرد واحد، جماعت خاص، خیال یا رویہ، معاشرتی عمل یا انجمن اور جمعی طور پر مقصد طنز و تضحیک ہے۔ چونکہ بالعموم ہجو غصہ اور مزاح پر مبنی ہوتی ہے اس لیے بیشتر انتشار و پریشانی نُدنُد درشدید طنز کا پہلو اس میں مرکب ہوتا ہے۔ بس اس سے سوءِ تفاہم پیدا ہوتا ہے۔

یہ ایک تخلیقی ہیئت ہے جس میں انسانی یا شخصی عیب، بیوقوفی، بدعنوانی اور خامیاں بصورت تضحیک، استہزاء، نقالی، طنز کنایہ یا کسی دوسرے پیرایہ چونکہ اصل مقصد اصلاح آوری ہے، میں پیش کیا جاتا ہے۔ ادب اور ڈرامہ اس کی ہنرنمائی کے لیے بہترین ذریعہ اظہار ہیں۔ حالانکہ فلم، بصری ہنر اور سیاسی کارٹون بھی اس کی ہنرنمائی کے ذرائع ابلاغ ہیں۔

ہجو نگار، بقول ہورلیس، دنیا کا ایک شہری خوش اخلاق شخص ہے جو ہر طرف نظر آرہی برائیوں اور بےوقوفیوں پر بجائے غیظ و غصہ کے صرف مسکرا کر رہ جاتا ہے۔

Q. 6-(a) مندرجہ ذیل کے جوابات لکھیے۔ 10

(الف) کنایہ اور اس کی اقسام مع مثالیں۔

(ب) صنعت تجنیس، تجنیس مرکب اور تجنیس مزدوج کی تعریف اور اختلافات مع امثال واضح کریں۔

(پ) استعارہ اور اس کی اقسام کی تعریف مع امثال۔

(ث) ایہام اور ایہام تناسب کی تعریف اور وضاحت کے لیے مثالیں پیش کریں۔

(ج) تشبیہ اور اس کی اقسام مع امثال بیان کریں۔

Q. 6-(b) حسب ذیل کے جمع لکھیے۔ 10

۱۔ بندوق

۲۔ کاغذ

۳۔ مجب

۴۔ ستون

۵۔ سند

Q. 6-(c) مثنوی کی تعریف اور اس کی معروف بحریں۔ 10

Q. 6-(d) حسب ذیل الفاظ کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔ 10

اشتقاق، استیعاب، استغاثہ، امارت، معتدل، اقرأ،

استنساخ، ہویت، تلاطم، ارتسام،

☆☆☆